السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل اسلامی سزا ہاتھ وغیرہ کاٹنے سے یہ بہتر نہیں کہ جیل کی سزا دی جائے تاکہ کسی کا ہاتھ ضائع نہ ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیاوی زندگی کے تجربات سے ہم اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ جو چیز یا مشین کوئی شخص بناتا ہے اس میں خرابی یا نقص کی صورت میں اس کی مرمت یا درستی کے لئے اس کا بنانے والا ہی سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔ اسی طرح کائنات کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ اور تمام چیزیں اس کی پیدا کردہ ہیں۔ وہی اس کے بگاڑ اور فساد کی اصلاح کے طریقے بہتر جانتا ہے۔ انسانوں کی فطرت سے وہ سب سے زیادہ واقف ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

أَلا يَعلَمُ مَن خَلَقَ وَهُوَ اللَّطيفُ الخَبيرُ ١٤ ... سورة الملک

’’خبردار اس نے جو پیدا کیا اس کو جانتا ہے اور وہ باریک بین اور خبیر ہے۔‘‘

جب ہم بیماری کے علاج کے لئے ڈاکٹر کی طرف اور مشین کی درستی کے لئے انجینئر کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پھر اپنے نفوس کے علاج اور معاشرے کی خرابیوں کی درستی کے لئے خالق کون ومکان کی طرف رجوع کیوں نہ کریں۔ ہماری عقلیں ہر بات کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم مشرقی یا مغربی عقل پر انحصار کی بجائے خالق کون ومکان کے علاج کو قبول کریں۔ ہاتھ کاٹنے کی سزا چوری کے مجرم کے لئے اس کے خالق نے مقرر کی ہے جبکہ اس میں تبدیلی کی باتیں ہماری ناقص عقل کی اختراعات ہیں۔ اگر ہم یہ کہہ دیں کہ یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ایک آدمی اپنے اہل وعیال سے دور جیل میں ڈال دیا جائے اور اس کی آزادی سلب کر کے اسے ایک خاندان سے چھین لیا جائے اس سے بہتر ہے کہ فوراً جرم کی سنگینی کا احساس دلانے کیلئے ہاتھ کاٹ دیا جائے جو دوسروں کے لئے عبرت بھی بنے اور اس کے بعد اسے اپنے گھر میں آزادی کے ساتھ اپنی اصلاح اور کاروبار کی اجازت دی جائے۔ اس لحاظ سے بھی اسلامی سزا ہی بہتر معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اگر ہم کوئی فلسفہ اپنی طرف سے نہ بھی نکالیں تو بھی خالق کائنات کا حکم ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ فطرت کے رموز وہی بہتر جانتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص546

محدث فتویٰ